قادیانیوں کے بارے
فقہ جعفری کا مؤقف

مقالہ نگار:
سید افتخار حسین نقوی النجفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیوں کے بارے فقہ جعفری کا مؤقف

مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی

''ذمّہ لغتاً: مادہ ''ذَمَمَ'' سے عہد، کفالت، امان، حرمت، اقرار حق وضمان کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اصطلاح میں ذمی غیر مسلم اہل کتاب (یہودیوں، عیسائیوں اور زرتشتیوں) کے حکم میں آتے ہیں کہ جنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ عہد و پیمان کر رکھا ہو تاکہ دولت اسلام اور مسلم معاشرے میں امن امان کے ساتھ رہیں۔

بانی پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح نے 11 اگست 1947ء کو مجلس آئین ساز کے صدر کے حیثیت سے ایک خطبہ دیا جس میں انھوں نے یہ اعلان کیا کہ پاکستان کے سب شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل ہوں گے اور اس معاملے میں مذہب وملت کا کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے گا۔

قیام پاکستان کے بعد 31 علمائے کرام نے اسلامی حکومت کے بنیادی اُصولوں کے حوالے سے 1951ء میں سارے مکاتب فکر کے علماء کی طرف سے متفقہ طور پر منظور کردہ 22 نکات پیش کیے اور اس کو دستور اسلامی پاکستان کا حصہ بنایا جس میں فقہ جعفری کی نمائندگی مرحوم ومغفور علامہ مفتی جعفر حسین اور مرحوم ومغفور علامہ مفتی کفایت حسین کی۔ان نکات میں غیر مسلم شہریوں کے حوالے یہ قانون بنایا کہ غیر مسلم باشندے مملکت کے حدود و قانون کے اندر مذہب وعبادت، تہذیب وثقافت اور مذہبی تعلیم کے حاصل کرنے میں پورے طرح آزاد ہوں گے اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کیے ہیں یعنی حدود قانون کے اندر تحفظ جان ومال وآبرو، آزادی مذہب ومسلک، آزادی عبادت، آزادی ذات، آزادی اظہار رائے، آزادی نقل وحرکت، آزادی اجتماع، آزادی اکتساب رزق، ترقی کے مواقع میں یکسانی اور رفاہی ادرات سے استفادہ کا حق۔ لہٰذا غیر مسلم شہری بھی پاکستان کے آئین کے مطابق شہریوں کی طرح شہری حقوق میں برابر کے شریک ہیں۔

در حقیقت یہ اس دستور کی پیروی ہے جو 622 عیسوی میں حضور اکرم ﷺ نے میثاق مدینہ کے نام سے ایک معاہدہ کیا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ مسلم اور غیر مسلم سبھی باشندے ہم آہنگی کے ساتھ رہیں گے۔ مسلم اکثریت والے بہت سے ممالک میں ثقافتی اور سماجی حقائق کے نتیجے میں معاصر پتھوتوں میں غیر مسلم باشندوں کے حقوق کی خلاف ورزیاں

ہوتی ہیں تاہم اگر ہم اسلامی تاریخ پر نگاہ دوڑائیں تو پتہ چلتا ہے کہ باہمی تفہیم اور رواداری اسلام کے حقیقی نچوڑ سے روگردانی نہیں ہے۔

قادیانی غیر مسلم ہیں یا مرتد؟

قرآنی نقطہء نگاہ سے دین اسلام ہی اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین ہے جو حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں کامل ہو گیا اور ہمیں اسی دین پر قائم رہنے اور اسی پر مرنے کا حکم ہے، نیز پیغمبر (ص) کا کردار و گفتار سرچشمہ وحی سے منسلک ہے اور آپؐ کے اسوہ کو اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہے اور اسی اسوہ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔اہل تشیع کے نزدیک جو بھی آنحضرتؐ کے بعد کسی کو نبی مانے وہ اسی طرح کافر و نجس ہے جیسے دیگر کفار و مشرکین اور اس مسئلے پر شیعہ مجتہدین کا اتفاق ہے۔ شیعہ مسلمانوں کی طرف سے کلمہ اسلام (لا الہ الاّ اللہ محمد الرسول اللہ) کے بعد (علی ولی اللہ و وصی رسول اللہ) کا اعلان سلسلہ رسالت کے قطع ہو جانے کا اعلان ہے۔

2010ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کی سپیکر محترمہ فہمیدہ مرزا نے اپنے خصوصی اختیارات کے تحت سابق وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق پارلیمنٹ کے ان کیمرہ اجلاس میں ہونے والی بحث کے ریکارڈ کو 36 سال بعد اوپن کرنے کی منظوری دے دی۔

قومی اسمبلی سیکریٹریٹ کے ذرائع کے مطابق بھٹو دور میں 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے متعلق پارلیمنٹ کا ان کیمرہ اجلاس تقریباً ایک ماہ سے زائد جاری رہا تھا۔ جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو ان کے عقائد کی بناء پر ملک کی منتخب قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974 کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق 160(2) اور 260(3) میں اس کا اندراج کر دیا۔ معاملے کی حساسیت کے پیش نظر بحث کا تمام ریکارڈ اسی وقت سیل کر دیا گیا تھا۔

اُس وقت قومی اسمبلی میں دیگر شیعہ اراکین بھی تھے جیسے کہ سید عباس بخاری نے بھی رائے کا اظہار کیا مگر شیعہ علماء و عوام کا موقف جناب عباس حسین گردیزی نے پیش کیا وقت کم ہونے کے باوجود سید عباس حسین گردیزی صاحب نے ختم نبوت از نظر تشیع اور ان تمام الزامات جو تشیع کے حوالے سے لگائے گے تھے ان پر اظہار خیال کیا۔

اس سلسلے میں شیعہ احادیث اور علماء و فقہاء کے فتوے مندرجہ ذیل ہیں:

رسول ﷺ نے فرمایا مرے بعد تیس دجال آئین گے ان میں سے ہر ایک کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

حضرت علیؑ نے غسل دیتے ہوے یہ الفاظ کہے : "آپ کی وفات سے کچھ ایسی چیزیں منقطع ہو گئیں جو آپ سے پہلے کس نبی کی وفات سے نہیں ہوئی تھیں یعنی نبوت احکام الہی اور اخبار آسمانی۔

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ اللہ نے نہ قران پاک کے بعد کوئی کتاب بھیجی کیونکہ اس نے قران پاک کو آخری کتاب قرار دیااور نہ ہی کوئی نبی کیونکہ رسول اللہؐ کو آخری نبی قرار دیا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اپنے ایک شاگرد کو عقائد کی تعلیم دیتے ہوئے نبوت کے حوالے سے فرمایا کہ نبی کریمؐ آخری نبی ہیں۔

ہر دور میں علماء تشیع کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا منکر مرتد ہے۔اگر اسلامی حکومت ہو تو واجب القتل ہے۔

اس کے بعد جناب عباس گردیزی نے اس دور کے نمایاں علماء سے اس مسئلے پر لی گئی رائے پیش کی۔

مولانا شیخ محمد حسین نجفی مرحوم جو اس صدی کے شیعہ علماء میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں ان کی کتاب اصل واُصول شیعہ میں ہے کہ: "جو شخص بھی نبوت یا نزول وحی کا دعوا کرے واجب القتل ہے"۔

مولانا سید نجم الحسن کراروی (پشاور): "نبوت اصول دین کا جز ہے۔ ختم نبوت ضروریات دین میں داخل ہے اور ضروریات دین کا منکر مرتد اور کافر ہے. جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو کافر ہے نجس ہے۔ اس طرح جو لوگ کسی شخص کو نبی مانتے ہیں حضرت محمدؐ کے بعد وہ ہمارے نزدیک کافر ہیں. اس زمرہ میں مدعی نبوت بھی ہے"۔

اس وقت کے مرجع آیت اللہ محسن الحکیم توضیح المسائل میں تحریر فرماتے ہیں "وہ مسلمان جو اللہ (ج) یا پیغمبر خاتم النبینؐ (یعنی محمد ﷺ جو کہ شیعہ و سنی عقیدے کے مطابق آخری نبی ہیں)، کا انکار کردے یا ایسے حکم کا انکار کردے جس کو تمام مسلمان دین کا جز سمجھتے ہوں. یہ سمجھتے ہوے کہ یہ حکم ضروری نہیں انکار کردے تو وہ مرتد ہو جائے گا"

دیگر برجستہ علماء کا بھی یہی موقف پیش کیا گیا جن کے نام یہ ہیں: مولانا شیخ محمد حسین فضل عراق (سرگودھا)، مولانا حسین بخش صاحب فاضل عراق پرنسپل دارللعلوم محمدیہ سرگودھا، مولانا ملک اعجاز حسین صاحب پرنسپل دارالعلوم جعفریہ خوشاب، مولانا محمد جعفر صاحب مولانا سید مرتضی حسین صدرالفضل لاہور، مولانا مرزا یوسف حسین (میانوالی)، مولانا سید گلاب شاہ نقوی پرنسپل مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان، مولانا محمد بشیر انصاری" (1)

تکفیر کے اصول اور اس کی حدود وقیود

کلمہ تکفیر کے معنی کو سمجھنے کے لیے اس کا مطلب ادبیات عرب نقل کرتے ہیں عربی زبان میں علم صرف کے اندر افعال کے بناوٹ کے کئی باب ہیں جب ہم ایک کلمے کو ایک باب سے دسرے باب میں لے جاتے ہیں تو اس کا معنی اس باب کے مطابق تبدیل ہو جاتا ہے جیساکہ "تکفیر" کا مادہ "ک، ف، ر" ہے اور باب تفعیل میں لے جایا گیا ہے اور اس باب سے مختص معنی اختیار کیا ہے۔ اس کے کئی معانی ہیں ہمارا مورد نظر جو معنی ہے عرب اس کو نسبت کے معنی میں استعمال

کرتے ہیں۔ مادہ ’’ک، ف، ر‘‘ کو جب باب تفعیل میں لے جائیں تو یہ نسبت کا معنی اختیار کرلیتا ہے، تکفیر اسی باب کا مصدر ہے جس کا معنی ہے: کسی کو کفر کی نسبت دینا۔

شیعہ مذہب میں عظیم اور بزرگ علماء جیسے شیخ صدوق (رہ) کتاب ھدایہ میں، شیخ مفید (رہ) اوائل المقامات میں، محقق حلی (رہ) شرائع الاسلام میں صاحب جواھر (رہ) جواہر الکلام میں، آیت اللہ الحکیم مُستمسک میں اور جناب آملی (رہ) نے مُصباح الہدیٰ میں، علامہ مجلسی (رہ) نے بحار الانوار میں، اور الحاج آقاے رضا ہمدانی (رہ) نے مُصباح الفقیہ، میں تحریر کیا ہے کہ جو شخص شہادتین (لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کا اظہار کرے وہ شخص مسلمان ہے، اور اسلام کے اجتماعی حقوق اور عدالتی احکام اس پر جاری ہوں گے۔

نمونہ کے طور پر شیخ صدوق (رہ) کی کتاب الھدایۃ کی عبارت پیش خدمت ہے، موصوف فرماتے ہیں:

اِلاسلاَمُ هُوَ الاِقرَارُ بِالشَّهَادَتَینِ وَ هُوَ الَّذِی یُحقَنُ بِهِ الدِّمَاءُ وَ الاَموَالُ وَ مَن قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ (ص) فَقَدحُقِنَ مَالُهُ وَ دَمُهُ۔

ترجمہ: ’’اسلام یعنی خدا کی وحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کرنا، اور جس نے شہادتین کو زبان پر جاری کرلیا اس کی جان و مال ہر طرح کے تجاوز سے محفوظ ہے لہٰذا جو بھی ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ کہے اس کی جان و مال محفوظ ہے‘‘

بغیر کسی شک و تردید کے علماء ان فتاویٰ کے ہوتے ہوئے کسی کو بھی، کسی ایسے شخص کو کافر کہنے کی اجازت نہیں دے سکتے جو کلمہ شہادتین کا اقرار کرے اگرچہ زبانی ہی اقرار کرے۔

اس بارے میں روایات موجود ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی لعن صادر ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ نفرین کا مستحق نہیں ہوتا اگر کوئی اس پر نفرین کریں تو وہ اس بندے پر خود واپس آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے:

وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَجُلٌ الرِّیحَ عِندَ رَسُولِ اللهِ (ص) فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّیحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَیْئاً لَیْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَیْهِ۔

ایک شخص نے رسول خدا ﷺ کے سامنے ہوا پر لعنت کیا تو رسول خداؐ نے فرمایا کہ ہوا پر لعنت نہ کرو اس لیے کہ یہ خدا کی طرف سے مأمور ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے کہ جس کی وجہ سے وہ لعنت کا مستحق نہیں ہوتا اس پر لعنت کرنا واپس اسی بندے پر آتا ہے۔

امام خمینی قدس سرہ اپنی کتاب تحریر الوسیلہ میں فرماتے ہیں کہ: کافر وہ ہے جو اسلام کو قبول نہ کرے، اگر قبول کرے تو ضروریات دین کا انکار کرے اس کی تردید کرے اس معنی میں کہ اس کا انکار رسالت کے انکار کے مترادف ہو یا پیغمبر اکرم ﷺ کی تکذیب اور شریعت مقدسہ کے نامکمل ہونے کے مترادف ہو یا پھر اس سے کوئی ایسا عمل سرزد ہو جائے جو باعث کفر ہو، مثلاً ایسا قول و فعل جو موجب کفر ہو؛ اسی طرح اگر غلو کرنے والے کا غلو خدا، توحید اور نبوت کے انکار کا موجب ہے تو وہ کافر ہے۔

آیت اللہ خوئی ؒ نے بھی اسی نظریے کو قبول کیا ہے فرماتے ہیں: کہ جب کوئی پیغمبر (ص) کی تکذیب کرے، شریعت مقدس کے ہر حکم کا انکار جو موجب انکار نبوت اور معتبر احکام اسلام ہو تو وہ کافر اور ارتداد کے حکم میں آتا ہے ۔ کسی کو لعن طعن، نفرین، تکفیر اور ناسزا کہنا اس جہت سے کہ وہ مورد لعن، تکفیر اور نفرین نہ ہو اسلام میں اس کی سخت ممانعت ہے اور ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں شدید عذاب ہے۔

حوالہ جات:

1۔ https://m.facebook.com/notes/rasm-e-shabbiri

2۔ لسان العرب، ج: ۱۲، ص: ۲۲۱۔

3۔ https://fa.wikipedia.org

4۔ www.urduw.eb.org

5۔ irak.pk/ulames-unauimous-22-points

6۔ از تحقیق علامہ حسن زادہ آملی، ghasedoon.blog.ir

7۔ www.islamshia.net

8۔ کلینی، کافی، ج8، ص 69، دار الکتب الاسلامیۃ، تہران، 1368ش۔

9۔ تحریر الوسیلہ، روح اللہ موسوی خمینی، چاپ چہارم، انتشارات مکتبۃ الاعتماد تہران، 1403ق، ج1، ص118۔

10۔ التنقیح فی شرح العروۃ الوثقی، سید ابوالقاسم خوئی، ج 2، ص 67۔